مَدَنی مراکز (فیضانِ مدینہ) اور شعبہ امام مساجِد (دعوتِ اسلامی) کے تحت مساجِد کے لیے
20 نومبر، 2026ء (بمطابق: 08 جمادی الاُخریٰ، 1448ھ) کے جمعۃُ المبارک کا

قرآنی بیان

بنام

گھر اور اَخلاقیات

(پارہ: 28، سورۂ تحریم: 6)

(گھریلو اَخلاق و کردار سُلجھانے اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے کا بیان)

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

- ..گھر میں ہمارے رَوَیّے — صفحہ: 06
- ..گھریلو اَخلاق و کردار اور سیرتِ طیبہ — صفحہ: 12
- ..گھر کو خوف گاہ نہیں، تربیت گاہ بنایئے! — صفحہ: 17
- ..نیک لوگ اور گھریلو اَخلاقیات کا ماحول — صفحہ: 19

پیشکش
اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ
Islamic Research Center
(شعبہ: بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

FOR FEEDBACK
(+92) 315 2692 786
GET MORE SPEECHES
(+92) 310 8882 033

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّۃَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے:

كَثْرَةُ الذِّكْرِ وَالصَّلَاةِ عَلَيَّ تَنْفِي الْفَقْرَ

ترجمہ: اللہ پاک کا کثرت سے ذکر کرنا اور مجھ پر درود شریف پڑھنا محتاجی دور کرتا ہے۔[1]

عرشِ بریں تک چرچا تیرا — شمس و قمر ہیں صدقہ تیرا
اے ماہِ کامل حُسنِ تمام — خیرُ البَشر پر لاکھوں سلام
جُود و سخا کا پرچم تُو ہی — زَخمِ جہاں کا مرہم تُو ہی
مُشکل کُشائی تیرا ہی کام — خیرُ البَشر پر لاکھوں سلام[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی فِی الْقُرْاٰنِ الْكَرِیْم (اللہ پاک قرآنِ کریم میں فرماتا ہے):

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پارہ:28، سورۂ تحریم:6)

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْم وَصَدَقَ رَسُوْلُہُ النَّبِیُّ الْكَرِیْم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ...القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم، صفحہ:135۔
2 ...ارمغان ادیب، صفحہ:111 ملتقطاً۔

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ!

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! پچھلے جمعہ کو ہمارا موضوع تھا: گھر کا سکون مگر کیسے...؟ میں نے عرض کیا تھا کہ گھر میں سکون دَرکار ہے تو اپنے گھر میں ***Heart Model*** (یعنی فارمُولۂ دِل) نافذ کر دیجیے! ***Heart Model*** یعنی 5 قسم کے خوشگوار ماحَول:

(1): ***H:Holistic Spirituality*** (یعنی دِینی ورُوحانی ماحول)

(2): ***E:Ethical Development*** (یعنی اَخلاقی وتربیتی ماحول)

(3): ***A:Affectionate Wellbeing*** (یعنی شفقت بھرا نفسیاتی وجذباتی ماحول)

(4): ***R:Relational Harmony*** (یعنی مُعاشرتی ہم آہنگی بھرا ماحول)

(5): ***T:Thoughtful Organization*** (یعنی حکمتِ عملی پر مبنی نظم وضبط بھرا ماحول)

ان میں سے ***H:Holistic Spirituality*** (یعنی دِینی ورُوحانی ماحول) کی تفصیلات پچھلے جمعہ کو عرض کی تھیں، آج ہم دوسرے پوائنٹ ***Ethical Development*** (یعنی اَخلاقی وتربیتی ماحول) پر گفتگو کریں گے۔

گھر تربِیّت گاہ ہے

ہم نے آیتِ کریمہ سُنی، اللہ پاک کا اِرشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا (پارہ:28، سورۂ تحریم:6)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان : اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ!

پتا چلا؛ گھر ایک تربیّت گاہ ہے، ہم گھر پہنچ گئے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اب ہم انسانیت، شرافت اور نیکی کا لباس اُتار پھینکیں گے۔ بعض نادان ایسا کرتے ہیں؛ ❁. باہَر تھے تو بہت اچھے بنے ہوئے تھے ❁. سب سے مسکرا کر ملنا ❁. آپ جناب کہہ کر بات کرنا ❁. اپنے طَور پر شائستہ اور بااَخلاق (Gentleman) بننے کی کوشش کرنا سب چل رہا ہوتا ہے ❁. جیسے ہی گھر پہنچتے ہیں، ساری شرافت، سارا حُسنِ اَخلاق ختم ہو جاتا ہے ❁. اب گھر میں سیخ پا ہو رہے ہوتے ہیں ❁. برتن اُچھال رہے ہوتے ہیں ❁. بچوں پر غُصّے ہو رہے ہوتے ہیں ❁. بعض کم ظَرف تو مار پیٹ بھی کرتے ہیں۔

❁. یونہی جب تک باہَر تھے، لگ رہا تھا بہت ہی نیک ہستی ہیں، ان کو دیکھ کر لگتا تھا کہ تہجد گزار بھی ہوں گے، تِلاوت بھی خُوب کرتے ہوں گے مگر گھر کے اندر یہ کیسے ہوتے ہیں؟ اَلْاَمَانُ وَالْحَفِیْظ...!!

غرض؛ ہمارے ہاں ذِہنوں میں جو ایک تَصَوُّر بنا ہوتا ہے کہ گھر گویا ایک Escape Zone یعنی اَخلاقیات سے آزادی کی جگہ ہے ❁. یہاں مجھے اَخلاقیات دکھانے کی حاجت نہیں ❁. یہاں خُود پر کنٹرول کرنے کی حاجت نہیں ❁. یہاں مجھے اپنے رَوَیّے کی جانچ کرنے کی ضرورت نہیں ہے ❁. اب میں لوگوں سے چُھپ گیا ہوں، لہٰذا جو مرضی کرتا رہوں، کونسا کوئی دیکھتا ہے۔ یہ سوچ غلط ہے۔ قرآن ہمیں سکھا رہا ہے کہ ہمارا گھر آزادی سے رہنے کی جگہ (Escape Zone) نہیں بلکہ گھر ایک اخلاقی تربیت گاہ (Moral Training Institute) ہے۔ یہاں اَخلاقیات سیکھی بھی جائیں گی، سکھائی بھی جائیں گی۔

اِرشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! اپنی جانوں

نَارًا (پارہ:28، سورۂ تَحْرِیم:6) | اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ!

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت علیُ المرتضیٰ شیرِ خُدا رَضِیَ اللہُ عنہ اِس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

عَلِّمُوا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمُ الْخَيْرَ وَاَدِّبُوْهُمْ

ترجمہ: خُود بھی بھلائی سیکھو! گھر والوں کو بھی سکھاؤ! خود بھی آداب سیکھو اور گھر والوں کو بھی سکھاؤ![1]

یہ گھر کے ماحَوْل کی بات ہو رہی ہے، گھر میں بھلائی والا ماحَوْل ہو گا، اَخلاقیات پر مبنی، اَدَب آداب پر مبنی ماحَوْل بنایا جائے گا ❁. گھر میں اَبُّو ہیں، وہ اپنے عَمَل اور کردار سے اَدَب سکھائیں گے ❁. گھر میں اَمّی جان ہیں، وہ اپنے کردار سے سکھائیں گی ❁. دادا جان، دادی جان ہیں، وہ اپنے کردار سے یہ چیزیں سکھائیں گے ❁. اَمّی، اَبُّو، دادا، دادی، بیٹا، بیٹی وغیرہ یہ سب حَسِین کردار والے پُھول مِل جائیں گے تو گھر گلستان (یعنی پھولوں کا باغ) بن جائے گا۔

سیکھنے کی ابتدا گھر سے ہوتی ہے

بزرگ فرماتے ہیں:

اُطْلُبُ الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ

ترجمہ: ماں کی گود سے لے کر قبر کے گڑھے تک عِلْم حاصِل کرو![2]

پتا چلا؛ پہلی تربیت گاہ (*Institute*) گھر ہے، اِس انسٹیٹیوٹ کی پہلی ٹیچر (*First Teacher*) ماں ہے، پھر باپ ہے، پھر گھر کے دیگر افراد ہیں۔

---

1 ... تفسیر در منثور، پارہ:28، سورۂ تَحْرِیم، زیرِ آیت:6، جلد:8، صفحہ:225۔
2 ... تفسیر روح البیان، پارہ:15، سورۂ کہف، زیرِ آیت:66، جلد:5، صفحہ:275۔

گھر میں ہمارے رَوَیّے

ہمارے ہاں جو ایک ماحَوْل بنتا چلا جارہا ہے: ❁ گھر پہنچتے ہیں؛ جُوتا کہیں اُتارا، جُرابیں کہیں پھینکیں، بیگ اِدھر اُدھر رکھا اور صوفے پر نیم دراز ہوگئے ❁ گھر جاتے ہی چیخ رہے ہیں: بہت تھکا ہوا ہوں کوئی پانی ہی پِلا دو! ❁ گھر میں داخِل ہوئے ابھی ایک منٹ بھی پُورا نہیں گزرتا، موبائِل ہاتھ میں اور سوشل میڈیا پر سکرولنگ (Scrolling) شروع...!! ❁ گھر میں کیا چَل رہا ہے، کیا ہو رہا ہے، بیٹا کہاں ہے، بیٹی کیا کر رہی ہے، زَوْجہ کیسی ہے، ان باتوں کی کوئی فِکْر نہیں ہوتی ❁ گھر والوں سے بات بھی کر رہے ہوتے ہیں تو آدھے دِماغ سے، یعنی اُدھر موبائِل کی طرف بھی دھیان ہے، اِدھر گھر والوں کی طرف بھی ❁ گھر میں مَعْمُوْلی باتوں پر غصّہ کیا جاتا ہے ❁ برتن اُچھالے جاتے ہیں ❁ اپنی غلطی تسلیم نہیں کی جاتی، بات بات پر تُوتُو مَیں مَیں شروع ہو جاتی ہے ❁ گھر والوں پر طنزیہ جملے کَسے جاتے ہیں ❁ تلخ لہجے اپنائے جاتے ہیں، باہَر کے کام تو بہت اچھے سے کر لیے، گھر کے کسی معاملے پر بات ہوئی تو بگڑ کر کہتے ہیں: مجھے ان معاملات میں نہ ڈالو، تم جانو! تمہارا کام جانے۔ غرض؛ اس طرح کے جو ہمارے رَوَیّے ہیں، یہ سراسر غلط ہیں۔

Home is a Moral Training Ground

ترجمہ: گھر ایک اَخلاقی تربیت گاہ ہے۔

لہٰذا یہاں اَخلاقیات کا لحاظ ضرور بالضرور رکھا جائے گا۔

گھریلو اَخلاقیات سے متعلق قرآنی آیات

قرآنِ کریم میں گھریلو اَخلاقیات پر بہت زَور دیا گیا ہے۔ بہت گہرائی کے ساتھ گھریلو

اَخلاقیات بیان کیے گئے ہیں۔ بعض دِین بیزار اور غیر مسلم لوگ اس پر اعتراض بھی کرتے ہیں کہ قرآنِ کریم اتنی چھوٹی چھوٹی باتیں ذِکر کیوں کرتا ہے؟

یہ نادان قرآن کے مِزاج سے واقف نہیں ہوتے، اَصْل میں گھر بنیاد ہے، گھریلو اَخلاقیات اپنانے سے گھر سنْورے گا، اچھے اَفراد بڑھیں گے، مُعاشرے کو اچھے، باکردار، بااَخلاق اَفراد ملیں گے، یُوں پُورا مُعاشرہ سُدھر جائے گا۔ لہٰذا قرآنِ کریم میں گھریلو اَخلاقیات پر بہت زور دیا گیا۔ چند آیاتِ کریمہ ملاحظہ کیجیے!

گھر میں اِجازت لے کر آؤ!

سُورۂ نُور میں اِرْشاد ہوا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِیَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِیْنَ مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ وَ الَّذِیْنَ لَمْ یَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَ حِیْنَ تَضَعُوْنَ ثِیَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِیْرَةِ وَ مِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِؕ (پارہ:18، سورۂ نُور:58)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ایمان والو! تمہارے غلام اور تم میں سے جو بالغ عمر کو نہیں پہنچے، انہیں چاہیے کہ تین اوقات میں، فجر کی نماز سے پہلے اور دوپہر کے وقت جب تم اپنے کپڑے اُتار رکھتے ہو اور نمازِ عشاء کے بعد (گھر میں داخلے سے پہلے) تم سے اجازت لیں۔

غُلام تو خیر آج کل نہیں ہوتے، البتہ بلوغت کے قریب (مثلاً: 10، 11 سال کے) بچے ہوتے ہیں، ان کے تعلق سے یہ ادب سکھایا گیا کہ یہ بھی اگر گھروں میں آئیں تو 3 اَوْقات میں اجازت لے کر ہی آیا کریں:

(1): فجر کی نماز سے پہلے؛ کیونکہ یہ نیند سے اُٹھنے کا وقت ہے۔

(2): دوپہر کے وقت؛ جب قیلولہ (یعنی کچھ دیر آرام) کرنے کے لیے بعض لوگ قمیض اُتار دیتے ہیں۔

(3): نمازِ عشاء کے بعد؛ کیونکہ یہ سونے کا وقت ہے۔

یہ اَدَب صِرْف نابالغ بچوں کے لیے ہے، بڑوں کا یہ حکم ہے کہ وہ جب بھی دوسروں کے گھر جائیں تو اجازت لے کر ہی جائیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

وَ اِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْیَسْتَاْذِنُوْا (پارہ:18، سورۂ نُور:59)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور جب تم میں سے لڑکے جوانی کی عمر کو پہنچ جائیں تو وہ بھی (گھر میں داخل ہونے سے پہلے) اسی طرح اجازت مانگیں۔

یعنی بچے جب تک چھوٹی عمر میں تھے، 3 اوقات کے عِلاوہ بِلا اِجازت بھی آسکتے تھے، اب جبکہ بالغ ہوگئے، اب ہر وقت اجازت لے کر ہی آئیں گے۔[1]

گھر میں داخِل ہو کر سلام کرنا

سُورۂ نُور ہی میں مزید فرمایا:

فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُیُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ تَحِیَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَیِّبَةً (پارہ:18، سورۂ نُور:61)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: پھر جب گھروں میں داخِل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو، (یہ) ملتے وقت کی اچھی دُعا ہے، اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ (کلمہ ہے)۔

جب گھروں میں داخِل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کرو!

---

1 ... تفسیر نسفی، پارہ:18، سورۂ نُور، زیرِ آیت:59، جلد:2، صفحہ:519 خلاصۃً۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ

ترجمہ: یعنی تم پر سلامتی ہو اور اللہ پاک کی رحمت اور برکت ہو

یہ ملتے وقت کی اچھی دُعا ہے اور اللہ پاک کی طرف سے مبارک پاکیزہ کلمہ ہے۔

اَہلِ خانہ کے ساتھ حُسنِ سلوک کا حکم

سُورۂ نسآء میں اِرْشاد ہوا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ (پارہ:4، سورۂ نِسَاء:19)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اور ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کرو!

یعنی گھر کی خواتین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو! ان کے گزر بسر کا خیال رکھو! ان کے ساتھ حُسنِ سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آؤ...!!

حضرت لُقمان حکیم کی نصیحتیں

اسی طرح سُورۂ لقمان میں حضرت لقمان حکیم کی نصیحتیں بیان ہوئیں، جو آپ نے اپنے بیٹے کو فرمائی تھیں، سنیے!

❁ **عقائد درست رکھنے کی نصیحت:** فرمایا:

یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ؕ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ ﴿۱۳﴾ (پارہ:21، سورۂ لُقْمٰن:13)	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اے میرے بیٹے! کسی کو اللہ کا شریک نہ کرنا، بیشک شرک یقیناً بڑا ظلم ہے۔

❁ **خوفِ خُدا اور تقویٰ و پرہیزگاری کی نصیحت:** فرمایا:

یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ	تَرجَمۂ کَنزُالعِرفَان: اے میرے بیٹے! برائی

فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ﴿۱۶﴾ (پارہ:21، سورۂ لُقْمٰن:16)

اگر رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں ہو یا آسمانوں میں یا زمین میں، اللہ اسے لے آئے گا، بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبر دار ہے۔

❁ نیک اعمال کی نصیحت: فرمایا:

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَ اْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ انْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ (پارہ:21، سورۂ لُقْمٰن:17)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے میرے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر۔

❁ مصیبت پر صبر کی نصیحت: فرمایا:

وَ اصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ ؕ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ﴿۱۷﴾ (پارہ:21، سورۂ لُقْمٰن:17)

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور تجھے جو مصیبت آئے اس پر صبر کر، بیشک یہ ہمت والے کاموں میں سے ہے۔

❁ چند آدابِ زندگی کی نصیحت: فرمایا:

وَ لَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ﴿۱۸﴾ وَ اقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَ اغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ؕ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ﴿۱۹﴾

تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اور لوگوں سے بات کرتے وقت اپنا رخسار ٹیڑھا نہ کر اور زمین میں اکڑتے ہوئے نہ چل، بیشک اللہ کو ہر اکڑنے والا، تکبر کرنے والا ناپسند ہے۔ اور اپنے چلنے میں درمیانی چال سے چل اور اپنی

(پارہ:21، سورۂ لُقمٰن:18و19)	آواز کچھ پست رکھ، بیشک سب سے بُری آواز گدھے کی آواز ہے۔

دیکھیے! یہ وہ چیزیں ہیں جو گھر سے سیکھی جائیں گی، والدین سکھائیں گے، بات کہاں سے شروع ہوئی؟ عقائد سے۔ حضرت لقمان حکیم رحمۃُ اللہِ علیہ نے ❁. پہلے اپنے بیٹے کو عقائد سکھائے ❁. پھر تقویٰ و پرہیز گاری اور اللہ پاک سے ڈرنے کی نصیحت کی ❁. پھر نیک اعمال کرتے رہنے کا حکم دیا ❁. پھر مشکل وقت میں صبر کرنے کی نصیحت فرمائی ❁. پھر عام مَعْمُوْل کے آداب سکھائے، چلنا کیسے ہے؟ لوگوں سے ملنا کیسے ہے؟ آواز کتنی رکھنی ہے؟ لہجوں میں تہذیب کیسے لانی ہے؟

یہ ایک پُورا نِصاب بن گیا نا، یہ نِصاب وہ ہے جو ہم نے اپنے گھروں میں نافِذ کرنا ہے، خُود سیکھنا بھی ہے، گھر والوں کو سکھانا بھی ہے، خُود اس پر عمل بھی کرنا ہے اور گھر والوں کو اس پر عمل کی ترغیب بھی دِلانی ہے۔

پرہیز گاروں کے امام

اب ایک خوبصُورت تَرِین آیتِ کریمہ سنیے! سُورۂ فرقان میں نیک لوگوں کے اَوْصاف بیان ہوئے، ان میں اِرْشاد ہوا: نیک لوگ یُوں دُعا کرتے ہیں:

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَ ذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْیُنٍ وَّ اجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾ (پارہ:19، سورۂ فُرقان:74)	تَرجَمۂ کنزُالعِرفان: اے ہمارے ربّ! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا پیشوا بنا۔

2 دُعائیں ہیں: (1): بچوں کی اَمّی اور بچے دونوں ہی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں۔

مطلب یہ کہ ❁. اَوْلاد اور اَہلِ خانہ کے اَخلاق اچھے ہوں ❁. کردار اچھا ہو ❁. سب باادَب ہوں ❁. باکردار ہوں ❁. جنہیں دیکھ کر آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں (2):دوسری دُعا کی: اے اللہ پاک! ہمیں پرہیز گاروں کا اِمام بنا دے۔ یعنی ہمارے سب گھر والے پرہیز گار ہوں اور میں بطور سربراہ اُن پرہیز گاروں کا اِمام بن جاؤں۔[1]

اس میں اپنے لیے بھی دُعا ہے، گھر والوں کے لیے بھی ہے کہ سارے ہی گھر والے اچھے، نیک نمازی، بااَخلاق و باکردار ہوں، اور مَیں ایسا پرہیز گار، بااَخلاق و باکردار ہو جاؤں کہ میرے گھر والے میری پیروی میں نیک و پرہیز گار ہو جائیں۔

یہ گویا کہ ایک ترتیب ہے۔ گھر کا سربراہ سب سے بڑا پرہیز گار، سب سے بڑا اَخلاق ہو گا، باقی سب اس کی پیروی میں بااَخلاق و پرہیز گار بنیں گے۔ یہی وہ ماحَول ہے جو گھروں میں مَطْلوب ہے۔

گھریلو اَخْلاق و کردار اور سیرتِ طیبہ

ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی پیاری پیاری سیرت دیکھیے!

نَرمی کی تعلیم

ایک مرتبہ کچھ غیر مسلم بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہوئے، ان بے وقوفوں کی عادَت تھی، مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کو سلام نہیں کرتے تھے بلکہ کہتے: اَلسَّامُ عَلَیْکُم یعنی تم پر موت آئے۔ کہتے یُوں زبان مروڑ کر تھے کہ سامنے والے کو سمجھ نہ لگے۔ غرض؛ یہ لوگ حاضِر ہوئے تو اپنی گندی عادَت کے مطابق کہا: اَلسَّامُ عَلَیْکُمْ۔ مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم

1 ... تفسیر نظم الدرر، پارہ:19، سورۂ لُقمان، زیرِ آیت:74، جلد:5، صفحہ:341 مفصلاً۔

کو پتا تو چل گیا کہ کیا کہہ رہے ہیں، مگر رحمتِ دوجہاں صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم ہیں، آپ نے درگزر فرمایا۔ سیدہ عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عنہا قریب ہی تھیں، آپ نے جب غیر مسلموں کی بکواس سُنی تو فرمایا:

وَعَلَیْکُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَۃُ

ترجمہ: یعنی تمہیں موت آئے اور لعنت بھی برسے۔

اس پر رسولِ ذیشان، مکی مَدَنی سلطان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے تربیت کرتے ہوئے فرمایا:

مَہْلًا یَا عَائِشَۃُ، اِنَّ اللہَ یُحِبُّ الرِّفْقَ فِی الْاَمْرِ کُلِّہٖ

ترجمہ: اے عائشہ! چھوڑ دو...!! (یعنی ایسے سخت جملے نہ کہو) بیشک اللہ پاک ہر معاملے میں نَرْمی کو پسند فرماتا ہے۔[1]

دیکھیے! یہ ایک ماحَوْل اور انداز ہے، پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے نَرْمی کی تعلیم دی اور بتایا کہ یہ ایک ہی معاملہ نہیں بلکہ ہر معاملے میں ہی نَرْمی اِختیار کی جائے گی۔

روٹی کا اَدَب سکھایا

مسلمانوں کی امی جان، مؤمنوں کی امی جان، حضرت عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں: ایک مرتبہ سلطانِ دوجہاں، شَہنشاہِ کون و مکاں صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم مکانِ عالی شان میں تشریف لائے تو (زمین پر) روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا، آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے اسے اُٹھایا، صاف کیا اور تناول فرما کر اِرشاد فرمایا:

---

1 ... بخاری، کتاب الادب، باب الرفق فی الامر کلہ، صفحہ: 1502، حدیث: 6024۔

یَاعَائِشَۃُ اَکْرِمِی کَرِیْمًا فَاِنَّھَا مَا نَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَیْھِمْ

ترجمہ: اے عائشہ! اچھی چیز کا اِحترام کرو کہ یہ چیز (یعنی روٹی) جب کسی قوم سے بھاگی ہے تو لوٹ کر نہیں آئی۔[1]

اللہُ اکبر! آج کل ہمارے گھروں کے جو حالات ہیں، کون نہیں جانتا ❁. کچن میں کتنا کتنا کچھ ضائع ہو رہا ہوتا ہے ❁. روٹی کے ٹکڑے نالیوں میں جا رہے ہوتے ہیں ❁. کھانا کھایا، برتن میں بچا ہوا سالن سِنک (Sink) میں گرا دیا جاتا ہے، ایک تو چکنائی سے پائپ بند ہوتا ہے، وہ خرچہ الگ، اور جو سالن ضائع ہوا، یہ الگ ❁. دستر خوانوں اور دریوں پر بے دردی کے ساتھ کھانا گرایا جاتا ہے ❁. کھانے کے دوران ہڈّیوں کے ساتھ بوٹی اور مَصالحہ برابر صاف نہیں کیا جاتا ❁. گرم مصالحے کے ساتھ بھی کھانے کے کثیر اَجزا ضائع کر دیئے جاتے ہیں ❁. تھالوں میں بچا ہوا تھوڑا سا کھانا اور پیالوں، پتیلوں میں بچا ہوا شوربا دوبارہ استِعمال کرنے کا اکثر لوگوں کا ذِہن نہیں، اِس طرح کا بہت سارا بچا ہوا کھانا عُموماً کچرا کُونڈی کی نذر کر دیا جاتا ہے۔

یہ سب کچھ گھر میں ہو رہا ہوتا ہے؛ ❁. گھر کے سربراہ کو خبر تک نہیں ہوتی ❁. ہوتی بھی ہے تو اتنی مَعْلُومات ہی نہیں کہ اسے بُرا سمجھیں ❁. بُرا سمجھتے بھی ہوں تو سمجھانے کا طریقہ ایسا سخت ہوتا ہے کہ گھر والے ضِدْ میں آجاتے ہیں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کا مبارَک انداز دیکھیے! روٹی کا ٹکڑا خُود اپنے ہاتھ مبارَک سے اُٹھایا، خُود صاف کیا، تناوُل بھی فرمالیا، اب سمجھایا کہ یہ روٹی ہے، اسے ضائع نہیں کیا جائے گا۔

---

1 ... ابنِ ماجہ، کتاب الاطعمۃ، باب النھی عن اِلقاء الطعام، صفحہ: 545، حدیث: 3353۔

بچے کو کھانے کے آداب سکھائے

حضرت عُمر بن اَبُو سَلَمہ رَضِیَ اللہُ عنہ صحابیِ رسول بھی ہیں اور مَحبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے رَبِیب بھی ہیں۔ سوتیلا بیٹا جو آپ کی زیرِ پرورِش ہو، اسے رَبِیب کہتے ہیں۔ حضرت عُمر رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: مَیں چھوٹا بچہ تھا، ایک دِن مَحبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا تو (جیسے بچوں کی عادَت ہوتی ہے) میرا ہاتھ پُورے تھال میں گھوم رہا تھا، (مثلاً؛ کبھی اپنے سامنے سے کھاتا، کبھی درمیان سے، کبھی دوسری طرف سے)۔ پیارے آقا صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے فرمایا:

یَاغُلَامُ، سَمِّ اللہَ، وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ

ترجمہ: بیٹا! بِسْمِ اللہ پڑھو! سیدھے ہاتھ سے کھاؤ! اور اپنے سامنے سے کھاؤ! (یعنی ادھر اُدھر ہاتھ مت بڑھاؤ!)[1]

سُبْحٰنَ اللہ! کتنا دِل نشین اَنداز ہے۔ ایک تو اس روایت میں سوتیلی اَوْلاد کے ساتھ تعلقات کا دَرْس ہے ❁. آج کل سوتیلی اَوْلاد پر جو ظُلم ڈھائے جاتے ہیں، کون نہیں جانتا...؟ پیارے مَحبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا اندازِ مبارَک دیکھیے! سوتیلے بیٹے کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناوُل فرما رہے ہیں ❁. یہ بھی ہمارے ہاں مسئلہ ہے: گھر کا سربراہ مَصْروف ہی اتنا ہوتا ہے کہ بچوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھاتا ہی نہیں ہے، صبح جلدی نکل جاتا ہے، دوپہر کا کھانا کام یا آفس میں ہوتا ہے، رات کو دیر سے گھر آئے، بچے سو چکے ہوتے ہیں، تب کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔ گھر پر ہی موجود بھی ہوں تب بھی دسترخوان لگا کر مِل بیٹھ کر

---

1 ... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام... الخ، صفحہ: 1378، حدیث: 5376۔

کھانے کا رِواج اب کم ہوتا جارہا ہے۔ اس روایت سے یہ بھی دَرْس ملتا ہے کہ گھر کے سربراہ کو چاہیے کہ روزانہ کم از کم ایک کھانا سب گھر والوں کے ساتھ مِل کر کھائے، اس دوران اچھی باتیں بھی کرے، ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، زوجہ، دیگر افراد کا حال اَحْوال بھی پوچھے، ان کو اچھی باتیں بھی بتائے ۞. پھر پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کا سمجھانے کا پیارا انداز دِل میں اُترنے والا ہے۔ کتنے پیار سے فرمایا: بیٹا...!! سوتیلے بیٹے کو مخاطب کرنے کا یہ انداز کتنا دِل کو بھانے والا ہے، پھر مختصر لفظوں میں 3 نصیحتیں کیں: ۞. بِسْمِ اللہ پڑھو! ۞. سیدھے ہاتھ سے کھاؤ! ۞. اپنے سامنے سے کھاؤ! **حضرت عُمر بن ابو سلمہ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں:** مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے بچپن میں یہ نصیحت فرمائی تھی، تب سے اب تک میرا کھانے کا یہی مَعْمُول ہے۔[1]

ہمارے ہاں تو سگا بیٹا یا بیٹی کھانے کے دوران کوئی ایسی ویسی حرکت کر دیں تو چیخ چِلّا کر تربیت کی جاتی ہے۔ اَصْل میں یہ تربیت نہیں ہوتی، اُلٹا اولاد کو بگاڑنے والی بات ہوتی ہے۔

گھر میں آنے کا اَدَب سکھایا

حضرت اَنس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ جو خادِمِ مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم ہیں، 10 سال کے تھے، جب آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی زیرِ پرورِش آگئے تھے۔ آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے انہیں آداب سکھاتے ہوئے فرمایا:

یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَھْلِكَ فَسَلِّمْ یَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَیْكَ وَعَلٰۤی اَھْلِ بَیْتِكَ

ترجمہ: بیٹا! جب گھر داخِل ہوا کرو تو سلام کیا کرو! یہ تمہارے لیے بھی اور تمہارے گھر

1 ... بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب التسمیۃ علی الطعام... الخ، صفحہ: 1378، حدیث: 5376۔

والوں کے لیے بھی بَرَکت کا ذریعہ ہو گا۔[1]

گھر کو خوف گاہ نہیں، تربیت گاہ بنائیے!

حدیثِ پاک میں سیدہ عائشہ صِدّیقہ طیبہ طاہِرہ رَضِیَ اللہُ عنہا فرماتی ہیں:

وَاللّٰهِ مَا ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ امْرَاَةً لَهٗ قَطُّ وَلَا خَادِمًا لَهٗ قَطُّ وَلَا ضَرَبَ بِيَدِهٖ شَيْئًا قَطُّ

ترجمہ: خُدا کی قسم! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے ہاتھ مبارَک سے نہ تو کبھی اپنی خواتین کو مارا، نہ خادِم کو، نہ ہی کسی اور چیز کو۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! ❁ وہ والدین جو چھوٹی چھوٹی بات پر مار دھاڑ شروع کر دیتے ہیں، بچوں کی خُوب پٹائی ہوتی ہے، بچے بے چارے گھر میں ڈرے ڈرے، سہمے سہمے رہتے ہیں، وہ غور کریں ❁ یونہی وہ شوہر جو خواتین پر ہاتھ اُٹھاتے ہیں، لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں، وہ بھی غور کریں، ہم جن کا کلمہ پڑھنے والے ہیں، وہ مَحْبُوب صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم تو دو جہان کے لیے رحمت بن کر تشریف لائے اور ہم ہیں کہ صِرْف اپنے گھر کے لیے بھی رحمت نہیں بَن پا رہے۔ گھر میں شفقت بھرا ماحَوْل ہو گا، تبھی گھر میں سکون آئے گا ❁ میاں بیوی کو تو چاہیے کہ بچوں کے سامنے ہر گز لڑائی نہ کریں، تُو تُو مَیں مَیں بھی نہ ہو، ورنہ بچوں کی نفسیات پر بُرا اَثَر پڑے گا ❁ اس کے عِلاوہ بھی لڑائی جھگڑے نہ ہوں، مِل بیٹھ کر مسائل کا حل نکالنا چاہیے اور بچوں کو بھی مارنا پیٹنا نہیں چاہیے، اس سے بچے ضِدّی ہو جاتے ہیں۔ پیار محبّت سے بٹھا کر سمجھانے کی عادَت بنائیں گے تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! فائدہ ہو گا۔

---

1 ... ترمذی، کتاب الاستئذان والآداب، باب ماجاء فی التسلیم... الخ، صفحہ: 635، حدیث: 2698۔

2 ... سنن کبریٰ للنسائی، کتاب عشرۃ النساء، باب ضرب الرجل زوجتہ، جلد: 8، صفحہ: 262، حدیث: 9118۔

جو مُقدَّر میں تھا وہی ہوا

حضرت انس بن مالِک رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے 10 سال پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم کی خدمت کی، کبھی میرے ہاتھ سے کام خراب بھی ہو جاتے مگر آپ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے کبھی مجھے ملامت نہ کیا (یعنی ڈانٹ ڈپٹ نہ فرمائی)، اگر گھر والوں میں سے کوئی مجھے کچھ کہتا تو آپ فرماتے: دُعُوْہُ فَاِنَّہٗ لَوْ قُضِیَ شَیْءٌ کَانَ یعنی اسے چھوڑ دو! اگر کچھ اور مُقدَّر میں ہوتا تو وہ ہوتا۔[1]

نوٹ: اولاً گھر میں ملازم رکھنے سے احتیاط ہی کرنی چاہیے، اس سے گھر کی پرائیویسی (*Privacy*) متاثر ہوتی ہے، البتہ ضرورت کے تحت رکھا بھی جائے تو شرعی پردہ کا اہتمام، حُسنِ سلوک، اچھا برتاؤ رکھیے، موقع کی مناسبت سے ان کی اَخلاقی و دینی تربیت کا اہتمام بھی کرتے رہنا چاہیے۔

کھجور منہ سے نکال دی

امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ عنہ فرماتے ہیں: (بچپن میں) ایک مرتبہ میں نے صدقے (یعنی زکوٰۃ) کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اُٹھا کر مُنہ میں ڈال لی تو نانا جان، رحمتِ عالمیان صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے میرے مُنہ سے وہ کھجور نکالی اور صدقے کی کھجوروں میں واپس رکھ دی۔ عرض کی گئی: بچے نے اگر ایک کھجور اُٹھالی تو اس میں کیا حرج ہے؟ پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صلَّی اللہُ علیہِ وَ آلِہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّا اٰلُ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَۃُ یعنی ہم آلِ مُحَمَّد کے لیے صدقے کا مال حلال نہیں ہے۔[2]

---

1 ... موسوعہ ابن ابی الدنیا، کتاب الرضا عن اللہ بقضائہ... الخ، جلد:1، صفحہ:392، حدیث:4۔

2 ... مسند طیالسی، حسن بن علی رَضِیَ اللہُ عنہما، جلد:2، صفحہ:498، حدیث:1273۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: اپنی ناسمجھ اَولاد کو بھی ناجائز کام نہ کرنے دے۔ وہ دیکھو! حضرت حسن (رَضِیَ اللہُ عنہ) اُس وقت بہت ہی چھوٹی عمر میں تھے مگر حضورِ انور صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم نے انہیں بھی زکوٰۃ کا چھوہارا نہ کھانے دیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! اِس سے ہمیں پتا چلتا ہے کہ بچوں کو بچپن ہی سے شریعت پر عَمَل کا دَرْس دیا جائے گا، اگرچہ بچے ابھی چھوٹے ہیں، نابالغ ہیں، اِن کی غلطیاں گُناہوں میں شُمار نہیں ہوں گی مگر اِس کا یہ مطلب بھی تو نہیں کہ ہم انہیں غلطیاں کرنے دیں۔ یہ غلطی کریں تو ابھی سے سمجھائیں ❁. بچے بعض دفعہ غیبت کرتے ہیں یعنی پیٹھ پیچھے دوسروں کو بُرائیاں کرتے ہیں ❁. چغلیاں کھاتے ہیں، مثلاً؛ چھوٹے بھائی کو مار پڑے، اس لیے ماں باپ کو اس کی کمزوریاں بتاتے ہیں ❁. وہ بچے بچے جو گلی میں کھیلنے جاتے ہیں، بعض دفعہ گندے بچوں کی دیکھا دیکھی گالیاں بھی نکالنے لگتے ہیں ❁. اُلٹے نام لینا بچوں کی عادَت ہوتی ہے ❁. بعض دفعہ بچے جھوٹ بولنے لگتے ہیں ❁. بِلااِجازت چیزیں اُٹھانے لگتے ہیں ❁. سکول میں کلاس فیلوز کی پنسل، قلم، کاپی وغیرہ لے لیتے ہیں، ان سب باتوں پر ابھی سے رَوک لگائی جائے گی۔ اگر ماں باپ اس ضِدْ پر اَڑ جائیں گے کہ **میرا بچہ تو بہت ہی شریف ہے، کسی کو کچھ کہتا ہی نہیں ہے** تو اپنے بچے کو بگاڑ بیٹھیں گے، ماں باپ کو چاہیے کہ اپنے بچے کی خوبیوں پر بھی نظر رکھیں، ضرور رکھیں، ساتھ ہی ساتھ منفی عادات پر بھی کڑی نظر رکھیں تاکہ بروقت ان کی تربیت ہو سکے۔

نیک لوگ اور گھریلو اَخْلاقیات کا ماحول

یہ میں نے مَحْبُوب صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم کی پاکیزہ سیرت سے کچھ مثالیں پیش کیں، اب

---

1 ... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:46 ملتقطاً۔

نیک لوگوں کا تذکرہ سنیے!

اَلحمدُ لِلّٰہ! کہنے کی عادت

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ کے بیٹے حضرت صالِح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اب دیکھیے! یہ بیٹا ہے جو اپنے والِد کا انداز اور کردار بتا رہا ہے۔ یعنی والِد عَمَل کر کے دکھائے گا، بیٹا! دیکھ دیکھ کر سیکھے گا۔ خیر! حضرت صالح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میرے اَبُّو جان حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ وُضُو کے لیے پانی خُود ہی نکالا کرتے تھے، کسی کو یہ کام کرنے نہیں دیتے تھے (یعنی وُضُو میں بِلا ضرورت دوسروں سے مدد لینا مکروہِ تنزیہی ہے، لہٰذا اِمام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ اس سے بچا کرتے تھے)۔ مزید فرماتے ہیں: جب پانی کا ڈول (کنویں وغیرہ سے) نکال لیتے تو کہتے: اَلحمدُ لِلّٰہ!

اب اَوْلاد تو اَوْلاد ہوتی ہے، والِد کی اَداؤں کو نوٹ کرتی ہے، بعض دفعہ حکمت بھی پوچھتی ہے۔ حضرت صالِح رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں نے پوچھ ہی لیا: اَبُّو جان! اِس میں کیا فائدہ ہے؟

یعنی اَلحمدُ لِلّٰہ! تو کوئی نعمت ملنے پر کہا جاتا ہے، پانی کا ڈول نکالا، اس میں کونسی نعمت مل گئی؟ اَبُو جان نے فرمایا: بیٹا! کیا تُو نے قرآنِ کریم میں اللہ پاک کا یہ فرمان سُنا نہیں:[1]

اَرَءَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَّاْتِیْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِیْنٍ ﴿۳۰﴾ (پارہ:29، سورۂ مُلک:30)

ترجَمۂ کنزُالعِرفان: بھلا دیکھو تو اگر صُبح کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تو وہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لا دے؟

1 ... شعب الایمان، جلد:4، صفحہ:115، حدیث:4481۔

یعنی اللہ پاک اس بات پر قادِر ہے کہ وہ زمین کو خشک کر دے، اس سے پانی نکلا ہی نہ کرے، جبکہ اس نے ایسا نہیں کیا، ہمیں پانی مِل رہا ہے تو اس پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنا تو بنتا ہے نا۔

سُبْحٰنَ اللہ! آپ دیکھیے! ایک عَمَل سے 2 چیزیں سکھائیں: (1): ایک تو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے بیٹے کی قرآن کی طرف تَوَجُّہ دِلائی، اس سے ذہن بنے گا کہ ہمارے اَخلاق و کردار، عمل، سوچ، نظریات ہر چیز کی بنیاد قرآن ہے، ہم سب کچھ قرآن ہی سے سیکھیں گے (2): دوسرے نمبر پر قرآنی آیت کے تقاضے پر خُود عَمَل کر کے دکھایا کہ اِس آیت پر عَمَل ایسے بھی ہونا ہے۔ یہ ہے گھر میں اَخلاقیات اور آداب پر مبنی ماحَوْل بنانا۔ خالی چیخنے چِلّانے، بول کر بتانے سے گھر پُر سکون نہیں بنے گا، ہمیں خُود عمل کرنا ہو گا۔

اَوْلاد کو تَوَکُّل سِکھانے کا طریقہ

ایک بزرگ تھے: حضرت اَحْمد بن حَرب رحمۃُ اللہِ علیہ۔ آپ نے اپنے بیٹے کو تَوَکُّل کی تربیت دینا چاہی، اُس کا طریقہ کیا نِکالا؟ دِیوار میں ایک سُوراخ کر دیا اور بیٹے سے فرمایا: بیٹا! جب کھانے کا وقت ہو تو اِس سُوراخ کے پاس آ کر ربِّ کریم سے مانگ لینا، اللہ پاک عطا فرما دے گا۔ دوسری طرف گھر والوں سے فرمایا: جب کھانے کا وقت ہو جائے تو تُم چپکے سے یہاں کھانا رکھ دیا کرنا۔

اب بچے کی عادَت ہو گئی، جب کھانے کا وقت ہوتا، سُوراخ کے پاس آ جاتا، دوسری طرف سے کھانا رکھ دیا جاتا، بچے کو روزانہ کھانا ملتا رہتا، یُوں کرتے کرتے اُس کا یقین پکّا ہو گیا کہ مَیں جب اللہ پاک سے مانگتا ہوں تو مجھے کھانا مِل جاتا ہے۔ ایک دِن یُوں ہوا کہ ماں کھانا

رکھنا بُھول گئیں، جب یاد آیا تو جلدی سے بچے کے پاس پہنچیں، کیا دیکھتی ہیں کہ بچہ اپنا کھانا کھا رہا ہے، حیرانی سے پوچھا: بیٹا! یہ کھانا کہاں سے آیا؟ عرض کیا: اللہ پاک روزانہ جہاں سے عطا فرماتا ہے، آج بھی وہیں سے آیا ہے۔ اس طرح بچے کا اپنے ربّ پر یقین پختہ ہو گیا۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! آپ دیکھیے! اللہ والوں کے انداز کیسے پاکیزہ تھے، گھر میں نیکیوں بھرا، اَدَب آداب بھرا ماحَوْل بنانے کے لیے اَوْلاد کو نیک اور صالح بنانے کے لیے کیسے کیسے انداز اپنایا کرتے تھے۔

آپ بھی اپنے گھر کا ماحول شائستہ، مہذب اور اَخلاقیات پر مبنی بنانے کی کوشش کیجئے! اس کے لیے ❁ تفسیر صراطُ الجنان، فیضانِ سنّت، فیضانِ نماز وغیرہ سے درس دیجیے ❁ سنّتیں اور آداب سیکھیے! اور گھر والوں کو سکھائیے ❁ مَدَنی چینل دیکھنے کی عادت بنائیے ❁ ایک دستر خوان پر کھانا کھائیے ❁ اس دوران اچھی اچھی باتیں کیجیے اور ❁ اجتماعی طور سورۂ مُلک شریف پڑھیے۔ اللہ پاک ہمیں بھی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

بیان کا خُلاصہ

آج کی ساری گفتگو کا خُلاصہ یہ ہے کہ ہم نے اپنے گھر میں اَخلاق و آداب سے بھرپُور ماحَوْل بنانا ہے ❁ اُٹھنے بیٹھنے کے آداب ❁ گھر میں آنے جانے کے آداب ❁ صفائی ستھرائی کے آداب ❁ کھانے پینے کے آداب ❁ رہن سہن کے آداب۔ یہ سب ہم خُود بھی سیکھیں، پھر اِن پر خُود عمل بھی کریں اور گھر میں بھی ایسا ماحَوْل بنانے کی بھرپُور کوشش کریں۔ تاکہ ہمارا گھر اَخلاق و آداب کا گہوارہ بن جائے۔ اللہ پاک ہمیں عَمَل کی

---

1 ... تذکرۃ الاولیاء، ذکر احمد بن حرب قدس اللہ روحہ، جلد:1، صفحہ:219۔

توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ وَآلِہٖ وَسلَّم۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

کلمہ اینڈ دُعا ایپلی کیشن کا تعارف

پیارے اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے آئی، ٹی ڈیپارٹمنٹ نے ایک بہت ہی پیاری موبائل ایپلی کیشن بنام **کلمہ اور دُعا (Kalma and Dua)** جاری کی ہے۔ اس ایپلی کیشن کے ذریعے بہت آسان انداز سے بچوں کی تربیت کی جاسکتی ہے ❁ اس ایپلی کیشن میں بچوں کے لیے 6 کلمے آڈیو کی صورت میں حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ ❁ روزمرہ کی 16 مختلف دعائیں مثلاً پانی پینے کی دُعا ❁ کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا ❁ دودھ پینے کی دُعا ❁ سوتے وقت کی دُعا وغیرہ حروف کی ادائیگی اور ترجمے کے ساتھ اور مختلف موضوعات پر سنّتیں اور آداب وغیرہ شامِل ہیں۔ اپنے موبائل میں یہ ایپلی کیشن انسٹال کرکے فائدہ اُٹھائیے اور دوسروں کو بھی ترغیب دلائیے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے ایک شرعی مسئلہ عرض کرتا ہوں:

درست کیا ہے؟

(درست شرعی مسئلہ اور عوام میں پائی جانے والی غلط فہمی کی نشاندہی)

مسئلہ: مسجد میں دُنیوی گفتگو کرنا جائز نہیں ہے۔

وضاحت: مسجد اللہ پاک کا گھر ہے، یہ ذِکر و دُرود کی جگہ ہے۔ یہاں دُنیا کی باتیں کرنا درست نہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: دُنیوی باتوں کے

لیے مسجد میں بیٹھنا حرام اور نماز کے لیے جاکر دُنیوی گفتگو مکروہ ہے۔[1] اللہ پاک ہمیں دُرست اسلامی اَحکام سیکھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دل کی امراض کا روحانی علاج (وظیفہ)

یَا اَللّٰہُ قَوِّنِیْ وَ قَلْبِیْ

امیر اہلسنت، مولانا اِلیاس عطار قادری دامت بَرَکاتُہُمُ العالیہ فرماتے ہیں: جس کو دل کی گھبراہٹ، دھڑکن بڑھنے، ہارٹ اٹیک یا دل میں کسی قسم کی بیماری ہو وہ ہر نماز کے بعد دل پر ہاتھ رکھ کر 7 بار یَا اَللّٰہُ قَوِّنِیْ وَ قَلْبِیْ پڑھ لے اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! شفا ملے گی۔ اللہ پاک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ... فتاویٰ رضویہ، جلد:8، صفحہ:112 بتغیر قلیل۔